تاریخ: 11-02-2020

28073
6/22

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا مفتی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دارالافتاء ...... جامعہ دارالعلوم، کورنگی، کراچی

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام مسئلہ ہذا کے بارے میں کہ ہماری ایک سویٹس، بیکرز اینڈ فاسٹ فوڈز کی برانڈ ہے، جس کی پراڈکٹس کو ہم اپنی ہی برانچز پر سیل کرتے ہیں، جن کو سیل کرنے کیلئے ہماری برانچز پر سیلز مین ہوتے ہیں۔

ہماری مینجمنٹ کا کہنا ہے کہ خواتین کسٹمرز کو مرد سیلز مین سے پراڈکٹس خریدنے میں جھجک محسوس ہوتی ہے، جس کی وجہ سے وہ آزادانہ اور کھل کر چیزیں نہیں خرید پاتیں۔

تو کیا اس وجہ سے ہم اپنی برانچز پر پراڈکٹس فروخت کرنے کیلئے سیلز مین، مینیجر، سپروائزر، اور کال اوپریٹرز وغیرہ کیلئے گرلز رکھ سکتے ہیں؟ گرلز کا ان مقاصد کیلئے رکھنا جائز ہے یا ناجائز ہے؟۔

اور اگر جائز ہے تو جواز میں کیا درجہ ہے، شرعاً واخلاقاً رکھنا بہتر ہے یا نہ رکھنا بہتر ہے، مکمل وضاحت فرمادیں، نیز اگر جواز ہے تو جواز کی شرائط سے بھی مطلع فرمادیں۔

نوٹ:۔ آجکل ہر ادارہ میں گرلز موجود ہیں، چاہے اسلامی بینکس ہوں، یونیورسٹیز ہوں یا ملٹی نیشنل کمپنیز ہوں، اور تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ مرد سے اچھی کارکردگی گرلز کی ہوتی ہیں۔

جائز نہ ہونے کی صورت میں مزید کوئی اور متبادل صورت ہو تو اس کی طرف بھی راہنمائی فرمادیں۔

جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

فقط والسلام

خورشید احمد سلام

سوغات شیریں، گدو چوک حیدرآباد

موبائل نمبر: 0333-2666111

دارالافتاء
فتوی نمبر

(جواب منسلک ہے)

۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

سوال میں ذکر کردہ صورت میں عورت کو ملازم رکھنے میں متعدد مفاسد پائے جاتے ہیں، ان کی بناء پر عورت کو ملازم رکھنا درست نہیں، بہتر یہ ہے کہ کسی تربیت یافتہ بااخلاق مرد کو ملازم رکھا جائے جو تیار شدہ مال خوش اسلوبی سے سیل کرنا جانتا ہو۔ واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔

محمد اویس

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۱/رجب المرجب/۱۴۴۱ھ

17/مارچ/2020ء

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۲۲/رجب المرجب/۱۴۴۱ھ

۱۸/مارچ/2020ء

الجواب صحیح

۲۲/۷/۱۴۴۱ھ

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۲۱۶۱/۷

مورخہ ۱۴۴۱/۷/۲۳

۲۰۲۰/۳/۱۹

الجواب صحیح

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۲۳/۷/۱۴۴۱ھ